الرّعد

(Al-Rad)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

1	الٓمٓرۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ ۗ وَالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ	
	یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور جو کچھ تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے تم پر پیش کیا گیا ہے وہ الحق ہے۔۔۔، لیکن انسانوں کی اکثریت امن قائم کرنے والی نہیں۔	
2	اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ	
	تم دیکھتے ہو کہ مملکت الٰہیہ وہ ہے کہ جس نے کسی کے ارادے کے بغیر عہدیداروں کو بلندی عطا کی۔ پھر اقتدار پر متمکن ہوا اور حاکم و قوم کو مسخر کیا ہر ایک اپنے ایک انجام معین کی طرف چل رہا ہے وہ ہر ایک معاملے کی تدبیر کرتا ہے اور احکامات کو فیصلہ کن بناتا ہے تاکہ تم اپنے نظام ربوبیت سے ملنے کا یقین کر لو۔	

مباحث:۔

اس آیت میں السَّمَاوَاتِ ۔ ،الشَّمْسَ ۔ ،وَالْقَمَرَ ۔ تمام معرف بالام ہیں ۔جس کا مطلب صاف ہے کہ یہ وہ سماوات ،اور شمس و قمر نہیں ہیں جنہیں ہم روزانہ طلوع و غروب ہوتے دیکھتے ہیں ۔۔یہ ہمارے معاشرے کے لئے تشبیہات کے طور پر بیان کی گئی ہیں ۔شمس سے مراد وہ حاکم ہے جو سورج کی طرح چمکدار ہو اور قوم کو تشبیہاً قمر کہا گیا ہے۔

3 وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

اور اسی نے عوام کو پھیلایا اور اس میں ثابت قدم افراد اور خوشحالیاں مقرر کیں اور ہر فائدے کے معاملے میں بہترین ساتھی مقرر کئے ۔۔اندھیروں کو خوشحالیوں سے ڈھانپ دیتا ہے ۔۔۔،بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے دلائل ہیں۔

مباحث:۔

الْأَرْضَ ۔۔ ،الثَّمَرَاتِ ۔۔ ،اللَّيْلَ ۔۔ ،النَّهَارَ ۔۔۔آپ نے غور کیا ہو گا کہ یہ تمام الفاظ معرف بالام ہیں ۔جس کا مطلب ہے کہ اگر روزانہ کے سورج چانداور رات و دن کی بات ہوتی تو انکو بطور نکرہ آنا چاہئے تھا۔اسی لئے اس ترجمے میں معرف بالام الفاظ کو قرآن کے موضوع یعنی "ایک فلاحی ریاست کے قیام کی جدوجہد" کو سامنے رکھتے ہوئے ترجمہ کیا گیا ہے۔اگر کوئی صاحب ان تشبیہات کی بہتر توجیہ پیش کر سکتے ہیں تو بلا تامل قبول کی جائیگی لیکن مقصد قرآن یعنی "ایک فلاحی مملکت کے قیام کی جدوجہد" سے ہٹ کر نہیں ہونا چاہئے۔

4 وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

اور ملک کے بارے میں قطع تعلق کرنے والے ہمسائے اور باہم جڑے ہوئے لوگ ہیں اور خوشحال ریاستیں دوادارو والے۔۔اور نشو ونما پاتی نسلیں۔،اور سچے خیر خواہ۔۔،آپس میں جڑے ہوئے اور علحدہ بھی۔۔۔وہ ایک ہی ضابطہ حیات سے سیراب کئے جاتے ہیں۔۔،اور ہم بعض کو بعض پر عقل کی بنیاد پر فضیلت دیتے ہیں۔۔بے شک اسمیں عقل والوں کے لیے دلائل ہیں۔

مباحث:۔

الْأُكُلِ ۔۔۔مادہ ا ک ل ۔۔ معنی۔۔کھانا اور کھانے سے متعلق ہونا۔۔حاصل کرنا۔،نیز وسیع رزق عقل اور رائے اور وزنی عقل کو بھی " الاکل" کہتے ہیں۔(بحاولہ لغات القران۔۔مولف علامہ پرویز بحوالہ تاج ۔

5 وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اگر تو تم کو تعجب کرنا ہے توان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا ہم محتاج ہو جائیں گے۔۔؟اور کیا ہم نئ اخلاقیات جدید میں ہونگے۔۔۔۔یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نظام ربوبیت کا انکار کیا اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہیں۔۔۔اور یہی لوگ دشمنی کی آگ میں جلتے رہیں گے۔۔۔۔،وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مباحث:۔

تعجب کی یہ بات نہیں کے ایک ہی پانی سے الگ الگ اقسام کے پودے اگتے ہیں۔،بلکہ تعجب کی یہ بات ہے کہ یہ مترفین لوگ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ کبھی ایسا وقت آسکتا ہے جب ان کو زوال آئے گا اور یہ بھی زندہ در گور کر دئے جائیں گے۔یہ بھی خناک نشیں ہو سکتے ہیں۔اور پھر ان کا تمام نظام سلطنت بدل جائے گا اور ایک نیا نظام ربوبیت آئے گا جو تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کا انتظام کرے گا۔

6	وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ	
	اور یہ لوگ تجھ سے نعمت سے پہلے برائی کی جلدی کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے بہت سی سزائیں بطور نشان عبرت گزر چکیں ہیں اور بے شک تیرا نظام ربوبیت لوگوں کو باوجود ان کے ظلم کے حفاظت فراہم کرتا ہے گو کہ تیرے نظام ربوبیت کا گرفت بھی سخت ہے۔	
	مباحث:۔ الْمَثُلَاتُ ۔۔مادہ م ث ل ۔۔ایسی سزا جو مثالی ہو اور آئندہ کے لوگوں کے لئے عبرت و نصیحت بنے۔	
7	وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ	
	اور انکار کرنے والے کہتے ہیں اس کے نظام ربوبیت کی طرف سے اس کو کوئی دلیل عبرت کیوں نہیں دی گئی۔۔۔! تم تو صرف پیش آگاہ کرنے والے ہو۔۔،اور ہر قوم کے لیے ایک رہبر ہوتا ہے۔	
8	اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ	
	ملکت الہیہ کو معلوم ہوتا ہے کہ تمام جماعتیں کیا کیا ذمہ داری اٹھاتی ہیں اور جو کچھ رحمتوں میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ اور اس کے ہاں ہر چیز کا ایک پیمانہ ہوتا ہے۔	
9	عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ	

	مملکت ہر پوشیدہ اور ظاہر کی جاننے والی ہوتی ہے۔۔،وہ سب بلندیوں کی بڑی مرتبے والی ہے۔	
10	سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ	
	تم سب برابر ہو۔۔،کہ تم میں سے کوئی شخص بات چپکے سے کہے یا پکار کر۔۔۔یا کوئی بھی ظلم کے معاشرے میں چھپ جانے والا ہو یا خوشحال معاشرے میں چلنے والا ہو۔	
11	لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ	
	جو شخص بھی مملکت کی طاقت میں ہے یا اس کی مخالفت میں ہے اس کے تعقب میں مملکت الھیہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔۔۔۔۔بے شک مملکت الھیہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتی جب تک وہ خود اپنی نفسیات کو نہ بدلے اور جب مملکت الھیہ کسی قوم کو پستی میں رہنے دیتی ہے تو پھر اسے کوئی لوٹانے والا نہیں اور اس کے سوا ان کا کوئی سرپرست نہیں ہے۔	
12	هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ	
	وہی مملکت الھیہ ہی ہے جو تمہیں خوف اور خواہش میں امید کی کرن دکھاتا ہے اور واپس حاصل کئے گئے خزانوں کو نشوونما دیتا ہے۔	

مباحث:۔
اس آیت میں مفہوم کے لحاظ سے تو کوئی ایسی بات نہیں جسے زیر بحث لایا جائے۔البتہ چند الفاظ کے معنی ضرور سمجھنے کی خاطر قابل توجہ ہیں مثلاً۔

وَطَمَع کے معنی خواہش کے ہوتے ہیں لیکن جب طمع حد سے تجاوز کر جائے تو حرص اور لالچ تک پہنچ جاتی ہے۔

السَّحَاب ۔۔مادہ۔س ح ب ۔۔۔بنیادی معنی واپس لینے کے ہوتے ہیں۔

الثِّقَالَ۔۔مادہ ث ق ل ۔۔بنیادی معنی بوجھ۔،زحمت۔،بھاری پن کے ہیں۔۔اس لحاظ سے ذہنی بوجھ ۔ زمین میں دفن خزانوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔۔آیئے چند مقامات قرآن سے بھی دیکھتے ہیں کہ لفظ ثقل کو کن کن معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ اور إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ۔۔۔اور إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا۔۔۔مزید وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ	13
جنگ وقتال لانے والے اور نافذین احکامات بھی اس کے خوف سے اس کی حاکمیت کی جد جہد کرتے ہیں اور وہ ہوش اڑانے والی طاقت بھیجتا ہے پھر اس کو اپنی قانون مشیت کے مطابق اسی شخص پر پہنچاتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ مملکت الہیہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ وہ سخت تگ و دو کرنے والا ہے۔	

مباحث:۔

اس سورہ میں مملکت الہیہ کی حاکمیت کے حوالے سے تشبیہات کا استعمال بہت ہوا ہے۔ لیکن جب غور کیا جائے تو ان تمام الفاظ کے مادوں کے بنیادی معنوں سے ایک مملکت اور اس کے نظام ربوبیت کا خاکہ بہت واضح سامنے آتا ہے۔ان تشبیہات کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارے بڑے بڑے مفکرین کے سامنے آج تک اسلامی مملکت کا خاکہ نہیں آیا ہے۔آیئے چند الفاظ پر غور کرتے ہیں۔وہ صرف دیومالائی کہانیوں میں ہی گم رہے

الرَّعْدُ ۔۔مادہ ر ع د ۔۔بنیادی معنی ہیں ڈرانا۔ماخوذ معنی میں بادل کا گرجنا۔ کسی کا دھمکی دینا۔لرزہ۔کپکپی۔جاءبذات الرعدو الصليل یعنی وہ بڑی آفت اور جنگ وقتال لے کر آیا۔

الصَّوَاعِقَ ۔۔مادہ۔ص ع ق معنی بجلی کی کڑک۔مدہوشی۔ہلاکت۔۔۔عبدالرشید نعمانی فرماتے ہیں کہ اہل لغت نے کہا ہے کہ صاعقہ تین طرح پر آتا ہے۔۔۔اپہلا، موت کے معنی میں۔۔۔۲ دوسرا۔عذاب کے معنی میں ۳ تیسرا آگ کے معنی میں۔۔۔۔۔اور یہ جو کچھ ذکر کیا ہے وہ ہیں جو کہ صاعقہ سے حاصل ہوتی ہیں۔

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ	14
مملکت الہیہ ہی کو حقوق کے لئے پکارنا ہے۔اور اُس کے سوا جن کی دعوت دیتے ہیں وہ ان کو کوئی جواب نہیں دیتے ہیں مگر جیسے کے کوئی پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے کہ پانی اس کے منہ میں آجائے حالانکہ وہ اس کے منہ تک نہیں پہنچتا اور انکاری لوگوں کی ہر پکار بے نتیجہ ہوتی ہے۔	
وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ	15

	چار و ناچار جو بھی بلند و زیریں میں ہے وہ مملکت الھیہ کے لئے ہی سرنگوں ہوتا ہے۔اور ان کا سایہ فگن ہونا مستقبل اور اصولوں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔	
	مباحث:۔ جیسا کہ عرض کیا اس سورہ میں تشبیہات کا استعمال بہت ہوا ہے۔اس آیت میں بھی وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ میں تینوں الفاظ تشبیہاً استعمال ہوئے ہیں۔ وَظِلَالُهُم --مادہ ظ ل ل بنیادی معنی سایہ کے ہوتے ہیں۔اور اس سے ماخوذ معنی میں حفاظت جیسے ظلل الٰھی بادشاہ کو کہتے ہیں۔ بِالْغُدُوِّ --مادہ۔غ د د --بنیادی معنی آنے والی کل ہوتے ہیں۔لیکن ماخوذ معنی میں صبح کا ناشتہ،غذا--، مستقبل الغدو الافضل شاندار مستقبل کو کہتے ہیں۔ وَالْآصَالِ--مادہ اصل--معنی جڑ بنیاد--،اصل،نسب--،سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۲۴ میں کہا گیا ہے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ اس میں أَصْلُهَا کا لفظ شجر کی جڑ بنیاد کے لئے استعمال ہوا ہے۔	
16	قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	

	پوچھو۔۔۔! کہ بلند وزیریں کی ربوبیت کا ذمہ دار کون ہے اور بتا دیجئے کہ مملکت الہیہ ہی ہے اور کہہ دیجئے کہ تم لوگوں نے اس کو چھوڑ کر ایسے سرپرست اختیار کئے ہیں جو خود اپنے لوگوں کے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے ہیں اور کہئے کہ کیا بے بصیرت اور بابصیرت ایک جیسے ہو سکتے ہیں یا روشن جماعت اور ظلم والی جماعتیں برابر ہو سکتی ہیں یا ان لوگوں نے مملکت الہیہ کے لئے شراکت دار بنائے ہیں جنہوں نے اسی کی طرح کے اخلاقی ضابطے بنائے ہیں کہ ان پر اخلاقی ظابطے ایک جیسے ہوگئے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ مملکت الہیہ ہی ہر بات کی اخلاقی ضابطے کی خالق ہے اور وہی یکتا اور سب پر غالب ہے۔	
17	أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ	
	مملکت الہیہ نے البصیرت کی بلندیوں سے احکامات پیش کیئے..... نتیجتاً اپنے اپنے پیمانوں کے مطابق ہر راستے اور طریق میں مملکت کی تعلیمات کا سیلاب آیا۔ پھر اس تعلیم کے سیلاب نے ہر جوہر نایاب کی ذمہ داری اٹھائی۔ جس طرح آگ میں ڈال کر کندن بناتے ہیں یا کوئی اور جوہر نایاب کی مثل فائدہ حاصل کرنے کے لئے۔، اسی طرح مملکت الہیہ حق وباطل کی مثال بیان کرتی ہے۔	

مباحث۔
اس آیت میں تشبیہات کے ذریعے حق و باطل کی آزمائش کو سمجھایا گیا ہے۔اس لئے آیت کا ترجمہ جز بعد جز پیش کرتے ہیں۔،

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اس نے قوانین قدرت کو بصیرت کی بلندیوں سے پیش کیا۔یعنی اصول وہدایات کے پیمانے پیش کئے۔

فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا نتیجتاً اپنے اپنے پیمانوں کے مطابق ہر راستے اور طریق میں الٰہی تعلیمات کا سیلاب آیا۔پھر اس تعلیم کے سیلاب نے ہر جوہر نایاب کی ذمہ داری اٹھائی۔

وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ اور جس کو آگ میں ڈال کر کندن بناتے ہیں یا کوئی اور جوہر نایاب کی مثل فائدہ حاصل کرنے کے لئے۔،

كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ

یہاں ایک لمحہ رکئے اور غور کیجئے کہ اوپر کی تمام باتیں تمثیلاً بیان کی گئی ہیں۔اسی لئے اس آیت میں اور اسی طرح کی تمثیلی انداز اختیار کئے ہوئے آیات میں تمام تمثیلات کا ترجمہ لفظی کے بجائے معنوی ہوتا ہے۔

فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ پس اصول و قوانین قدرت کی تعلیمات کا سیلاب بے فائدہ رسوم و روایات اور تعلیم کو بہالے گیا۔۔۔اور جو انسانیت کو فائدہ دے وہ عوام میں ٹھیر جاتا ہے۔

كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ اس طرح قدرت الٰہیہ مثالیں بیان کرتی ہے۔

18	لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نظام ربوبیت کو قبول کیا انتہائی حسین بدلہ ہے۔اور جنہوں نے اس کو قبول نہ کیا اگر ملک کے سب خزانے بھی ان کے اختیار میں ہوں تو اور وہ سب کے سب بمع ان جیسے اور بھی بدلے میں دے دیں۔۔۔۔۔۔ تو بھی ایسے لوگوں کا حساب برا ہوگا۔اور ان کا ٹھکانا بھی قید خانہ ہے۔اور وہ بری جگہ ہے۔
19	أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ
	بھلا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے تم پر پیش کیا گیا ہے حق ہے۔۔۔۔ کیا وہ بے بصیرت کی طرح ہو سکتا ہے۔۔۔؟ یقیناً اہل علم و دانش ہی بابصیرت ہوتے ہیں۔
20	الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ
	وہ لوگ جو مملکت الہیہ سے کئے گئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس عہد کو نہیں توڑتے۔
21	وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ
	اور وہ لوگ جو جیسا کہ مملکت الہیہ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کیا جائے۔۔۔،اور اپنے نظام ربوبیت سے اندیشہ رکھتے ہیں۔۔،حساب کی برائی کا خوف رکھتے ہیں۔
	مباحث:۔ وہ کون سا رشتہ ہے جو نظام ربوبیت میں جوڑا جاتا ہے اور جس کا حکم دیا گیا ہے کہ جوڑا جائے۔یہ ایک محاورہ ہے وَصَلَ رَحِمَۃَ جس کے معنی ہوتے ہیں صلہ رحمی کرنا۔

22 وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ

وہ جنہوں نے اپنے نظام ربوبیت کی رضامندی کے لیے ڈٹ گئے اور نظام کو قائم کیا اور جو ہم نے دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کو حسن کارانہ اعمال سے دور کرتے ہیں انہیں کے لیے آنے والے دور میں مملکت کی جانشینی ہے۔

مباحث:۔

الدَّارِ۔۔مادہ۔د و ر ۔۔چکر لگانا، کسی کے گرد گھومنا۔۔دیار ۔گھر۔،دائرہ۔،دار القضاء عدالت۔،دارالسلام و دار الاسلام مملکت اسلامی۔ دار الکفر غیر مسلموں کا ملک۔

عُقْبَى ۔۔مادہ ع ق ب ۔۔معنی پیچھے سے آنا۔،جانشین ہونا۔،ایڑی پر مارنا۔

23 جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ

ہمیشگی کی خوشحال ریاستوں میں داخل ہوتی ہیں اور وہ بھی جنہوں نے اصلاحی اعمال کئے ان کے قائدین اور انکی ہم جماعت کے لوگوں میں سے اور ان کے پیرو کاروں میں سے اور ان کے پاس نافذین احکامات ہر رتبے اور عہدے سے آئیں گے۔

مباحث:۔

بَابٍ۔۔مادہ ب و ب ۔۔معنی دروازہ،کتاب کا ایک حصہ۔،رتبہ۔،عہدہ۔،

24 سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

کہیں گے تم پر سلامتی ہو بسبب تمہارے ڈٹ کر قائم رہنے کے۔، اس لئے مملکت کی جانشینی کتنی نعمتوں والی ہے۔

مباحث:۔

الدَّارِ۔۔مادہ۔د و ر ۔۔ چکر لگانا، کسی کے گرد گھومنا۔۔دیار ۔ گھر۔،دائرہ۔،دار القضاء عدالت۔،دار السلام و دار الاسلام مملکت اسلامی۔، دار الکفر غیر مسلموں کا ملک۔

عُقْبَى ۔۔مادہ ع ق ب ۔۔ معنی پیچھے سے آنا۔،جانشین ہونا۔،ایڑی پر مارنا۔

25 وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۙ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ

اور جو لوگ مملکت الہیہ کے ساتھ کئے گئے حلف کو توڑتے ہیں اور ان احکام سے قطع تعلق کرتے ہیں جن سے مملکت الہیہ نے جڑنے کا حکم دیا تھا اور عوام میں فساد کرتے ہیں ان کے لیے مملکت کی نعمتوں سے دوری ہے اور ان کے لیے برا دور ہے۔

26 اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ

	مملکت الہیہ جو شخص چاہتا ہے اس کے لئے قانون مشیت سے ضروریات زندگی فراخ اور تنگ کرتی ہے اور وہ ادنیٰ زندگی کے ساتھ خوش ہیں۔۔۔، حالانکہ اعلیٰ حیات کے مقابلے میں ادنیٰ حیات حقیر سا فائدہ ہے۔	
27	وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ	
	اور انکاری لوگ کہتے ہیں اس پر اس کے نظام ربوبیت کی طرف سے کوئی دلیل کیوں نہیں پیش کی گئی کہہ دو مملکت الہیہ جو شخص چاہتا ہے اسے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع کرتا ہے اسے اپنے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے۔	
28	الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ	
	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے امن قائم کیا اور جن کے مراکز کو مملکت الہیہ کے احکامات سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔، آگاہ رہو مملکت الہیہ کے احکامات سے ہی مراکز کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔	
29	الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ	
	وہ لوگ جنہوں نے امن قائم کیا اور اصلاحی کام کئے ان کے لئے خوش حالی اور حسین ترین منزل ہے۔	
30	كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ	

	بایں وجہ ہم نے تجھے ایک امت کے بارے میں بھیجا ہے کہ اس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ تو انہیں سنادے جو ہم نے تیری طرف حکم بھیجا ہے اور وہ تو نظام رحمانیت کے ہی انکاری ہیں کہہ دو کہ نظام ربوبیت ہی میرا نظام رحمانیت ہے جس کے سوا کوئی حاکم نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔	
31	وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ	
	اور اگرچہ کہ قرآن کے ذریعے سردار چلائے جاتے ہیں اور ملک کے قطع حاصل کیے جاتے ہیں یا اس سے مردہ قوم بولنے کے لائق بنتی ہے۔۔۔۔۔۔!!!۔۔۔؟ بلکہ سب احکامات مملکت الہیہ کے ہاتھ میں ہیں پھر کیا اہل امن اس بات سے ناامید ہو گئے ہیں کہ اگرچہ کہ مملکت الہیہ کی مشیت ہے کہ سب انسانوں کو ہدایت ملے۔۔، اور انکاری لوگوں پر تو ہمیشہ ان کی بداعمالی سے ہلاکت پہنچتی رہے گی یا وہ آفت جلد ان کے اداروں پر آجائے گی۔۔۔،یہاں تک کہ مملکت الہیہ کا واعدہ پورا ہو۔بے شک مملکت الہیہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتی۔	
32	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ	
	آپ سے پہلے بہت سے پیام بروں کا مذاق اڑایا گیا ہے تو ہم نے انکار کرنے والوں کو مہلت دی اور اس کے بعد اپنی گرفت میں لیا تو کیسی سخت پکڑ ہوئی۔	

33	أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ	
	کیا وہ جو ہر انسان کے اعمال پر نگران ہے اور انہوں نے مملکت الٰہیہ کے لئے شراکت دار بنا لئے ہیں۔۔۔۔! تو کہو کہ ان کے نظام تو بتاؤ۔۔۔۔!!! کیا تم اس کو ان شرکاء کی خبر دے رہے ہو جن کی ساری مملکت میں اسے بھی خبر نہیں ہے یا یہ دکھاوے کی باتیں ہیں۔۔۔، بلکہ انکاری لوگوں کے لئے ان کا مکر آراستہ کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں راہ حق سے رکا ہوا پایا ہے اور جسے مملکت الٰہیہ گمراہ قرار دے اس کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔	
34	لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ	
	ان کے لئے ادنٰی زندگی میں بھی اذیت ہے اور انجام کار اذیت تو اور زیادہ مشقت آمیز ہے اور پھر ان کے لئے مملکت الٰہیہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔	
35	مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ	
	احکامات الٰہیہ سے ہم آہنگ انسانوں کے لیے جس مثالی خوشحال ریاست کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی ماتحتی میں خوشحالیاں رواں دواں ہونگی۔۔، اس کے اعمال کے نتائج دائمی ہیں اور اس کا سایہ رحمت لازوال۔۔۔۔، یہ مملکت الٰہیہ کے احکامات سے ہم آہنگ لوگوں کا انجام ہے۔۔۔، اور احکامات الٰہیہ کے منکرین کا انجام دشمنی کی آگ ہے۔	

36	وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ	
	اور وہ جن لوگوں کو ہم نے ضابطہ حیات دیا وہ اِس سے جو ہم نے تم پر پیش کی ہے فرحت محسوس کرتے ہیں اور مختلف گروہوں میں ایسے بھی ہیں جو اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں۔۔۔، تم اعلان کردو کہ " مجھے تو صرف مملکت الٰہیہ کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ اس کے احکامات کے ساتھ اشتراک نہ کروں۔۔۔، لہٰذا میں اسی کی دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف میری منزل ہے۔	
37	وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَمَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ	
	بائیں وجہ ہم نے ایک عاقلانہ حکم پیش کیا ہے۔۔، اور اس کے باوجود کہ تمہارے پاس احکامات آ گئے ہیں اگر تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو مملکت الٰہیہ کے مقابلے میں تمہارے لئے نہ تو کوئی سرپرست ہوگا اور نہ ہی بچانے والا ہوگا۔	
38	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ	
	اور یقیناً ہم تم سے پہلے بھی پیابروں کو بھیج چکے ہیں اور ان کے لئے جماعتیں اور پیروکار مقرر پائے اور کسی پیامبر کے لئے یہ ممکن نہیں ہے وہ مملکت الٰہیہ کی اجازت کے بغیر کوئی حکم لے آئے کہ ہر نتیجے کے لئے ایک قانون ہے۔	
39	يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ	

	مملکت الہیہ کے قانون مشیت میں اگر ہوتا ہے تو وہ اس کو مٹا دیتی ہے یا برقرار رکھتی ہے کہ قانون کی بنیاد اسی کے پاس ہے۔	
40	وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ	
	اور اگر ہم کفار سے کئے گئے سزا کے بعض واعدے کو تمہیں دکھلادیں یا تمہیں بھرپور بدلہ دیں تو تمہارا کام تو صرف احکامات کا پہنچا دینا ہے حساب کی ذمہ داری ہماری ہے۔	
41	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ	
	کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم ہر طرف سے زمین کو ان پر تنگ کرتے چلے آرہے ہیں۔۔، اور مملکت الہیہ ہی احکام جاری کرتی ہے اور اس کے احکامات کا تعقب کرنے والا کوئی نہیں اور وہ تیز احتساب کرنے والی ہے۔	
42	وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ	
	اور ان سے پہلے لوگ بھی تدبیریں کر چکے ہیں سو اصل تدبیر تو مملکت الہیہ ہی کی ہے۔۔۔جو کچھ کوئی کرتا ہے اسے سب خبر رہتی ہے اور ابھی کافروں کو معلوم ہو جائے گا کہ آنے والا دور کس کا ہے۔	
43	وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ	
	اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ تو ہر گز پیامبر نہیں ہے کہہ دو میرے اور تمہارے درمیان مملکت الہیہ اور وہ جس کے پاس قانون کا علم ہے بطور گواہ کافی ہے۔	